REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۵ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ شہادت ۱۳۳۸ ہش | ۱۴ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"درد اب تک جاری ہے معمولی فرق کے بعد مزید افاقے کی صورت پیدا نہیں ہوئی لاہور اور لائل پور کے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا مگر فرق نہیں پڑا۔"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

ہیگ، لنڈن، زیورک اور ہمبورگ کے احمدی مشنوں میں عید الفطر کی تقریب

تقریب میں نامور مدبرین، سفارتی نمائندوں، اعلیٰ حکام اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

ہیگ اور زیورک میں رمضان کے مبارک ایام اور عید الفطر کے موقعہ پر ۴ افراد کا قبول اسلام

مشرق و مغرب کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشن ہر سال عید الفطر کی تقریب نہایت اہتمام سے مناتے ہیں۔ جس میں غیر ممالک کے غیر مسلم معززین بھی بہت بڑی تعداد میں شریک ہوکر اسلام کا پیغام سنتے اور اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کے متعلق واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی مشرق و مغرب کے ملکوں میں جہاں جہاں احمدیہ مشن قائم ہیں۔ یہ تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ جس کی اطلاعات بذریعہ تار موصول ہو رہی ہیں امسال ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں نماز عید محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف نے پڑھائی۔ لنڈن کی تقریب بھی حسب معمول مسجد فضل لنڈن میں منعقد ہوئی ایک ہزار سے بھی زائد افراد نے شرکت کی۔ ان میں غیر ممالک کے سفارتی نمائندوں، ممبران پارلیمنٹ یونیورسٹی کے مؤقر پروفیسروں لنڈن کے میئروں اور دیگر اعلیٰ حکام کی ایک بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور ہمبورگ (مغربی جرمنی) کی تقاریب میں وہاں کے نو مسلم احباب کے علاوہ۔ ترکی جنوبی افریقہ پاکستان۔ بھارت اور متعدد دیگر ممالک کے مسلم احباب بھی بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہیگ اور زیورک میں رمضان کے بابرکت ایام کے دوران اور پھر خاص عید الفطر کے موقعہ پر چار افراد نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اس بارے میں ہر چہار مقامات سے جو تاریں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

ہیگ (ہالینڈ)

امام مسجد ہالینڈ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

"دی ہیگ ۱۰ اپریل۔ یہاں عید الفطر کی تقریب بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف ہیگ نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ عید میں تعلق باللہ نیز روزہ کی فلاسفی کو نہایت عمدگی سے واضح فرمایا۔ تقریب میں متعدد ممالک کے مسلم احباب کے علاوہ دو جج صاحبان اور دیگر سربرآوردہ حضرات کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ یہاں کے اخبارات میں اور ریڈیو پر اس تقریب کا خوب چرچا ہوا۔ اس مبارک موقعہ پر ایک خصوصی دعوت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں معزز مہمان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ رمضان کے مبارک ایام میں تین افراد نے اسلام قبول کیا۔"

لنڈن

لنڈن مشن کی طرف سے آمدہ اطلاع مظہر ہے :-

"لنڈن ۱۰ اپریل۔ حسب سابق امسال بھی یہاں عید الفطر کی مبارک تقریب نہایت کامیابی اور اہتمام سے منائی گئی۔ تقریب میں ایک ہزار سے بھی زائد احباب اور معزز مہمان شریک ہوئے مہمانوں میں نامور مدبرین لنڈن کے میئر صاحبان۔ ممبران پارلیمنٹ اعلیٰ حکام اور یونیورسٹی پروفیسرز شامل تھے۔ امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ نماز عید کے بعد ایڈمرل ہگ بیلٹ ایم پی نے اپنی تقریر میں اس امر پر معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جماعت احمدیہ اسلامی تقاریب پر غیر مسلموں کو بھی مدعو کرکے انہیں اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچاتی ہے۔ آپ نے کہا اسلام کو ہمارے سامنے نہایت عمدگی اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔"

زیورک (سوئٹزرلینڈ)

سوئٹزرلینڈ مشن کی طرف سے آمدہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"زیورک ۱۰ اپریل۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ عید الفطر کی تقریب کامیابی سے منائی گئی۔ سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب کے علاوہ دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے مبلغ انچارج مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ اور خطبہ عید میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کے عظیم الشان مستقبل پر تفصیل سے روشنی ڈالی عید الفطر کے روز ایک شخص نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا۔"

ہمبورگ (مغربی جرمنی)

ہمبورگ مشن مغربی جرمنی کی طرف سے موصول شدہ تار کا متن درج ذیل ہے :-

"ہمبورگ ۱۰ اپریل۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد ہمبورگ میں عید الفطر کی تقریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منائی گئی۔ نماز عید امام مسجد ہمبورگ مکرم جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا (باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے دعا اور عید مبارک کی تاریں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پہنچی ہیں پتہ جات نامکمل ہونے کے سبب انفرادی طور پر جواب نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا ایسے احباب کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تاریں بحضور پیش کر دی گئی تھیں۔ نیز حاضرین میں دعا کے لئے بھی اعلان کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے دعا فرمائی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۹ء

بولو۔ تم عید کیوں منا رہے ہو

یوں تو احباب عید الفطر منا کر فارغ ہو چکے ہیں لیکن جس دوست نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء بمقام کوئٹہ جو الفضل ۸ اپریل ۱۹۵۹ء میں یعنے دس سال بعد پہلی دفعہ شائع ہوا ہے پڑھا ہے وہ ضرور سوچ میں پڑ گیا ہوگا۔ کہ آیا اس کی عید واقعی عید کہلانے کی مستحق بھی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

"ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہماری عیدوں کے پیچھے حقیقی خوشی کی بنیاد پائی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہماری عید کے پیچھے حقیقی خوشی کی بنیاد پائی جاتی ہے۔ تو وہ ہمارے لئے موجب برکات ہے۔ اور اگر اس کے پیچھے حقیقی خوشی کی بنیاد نہیں پائی جاتی۔ تو پھر ہر عید جو آئے گی ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مردہ بنا دے گی۔ کیونکہ جو کام نقل کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ کرنے والے کے دل پر زنگ لگا دیتا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خطبہ میں بتایا ہے کہ حقیقی خوشی کن وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

(اول) انسان کو اس کا محبوب یعنی خدا تعالےٰ مل جائے۔

آپ نے اس کی نہایت اعلیٰ تفصیل بیان فرمائی ہے۔ جس میں سے کچھ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

"اول انسان کو اس کا محبوب یعنی خدا مل جائے۔ جب اسے خدا مل جائے گا۔ تو اس کی حقیقی معنوں میں عید ہوگی۔ لیکن اگر خدا نہیں ملتا تو پھر عید کیسی۔ درحقیقت اگر اسلام کے شروع زمانہ میں عید تھی۔ تو صرف مسلمانوں کی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیت بھی خدا تعالےٰ کی قائل تھی۔ ہندو بھی خدا تعالےٰ کے قائل تھے۔ مگر کوئی ایسا گروہ نہیں پایا جاتا جو یہ کہتا ہو کہ ہمیں خدا مل گیا ہے اگر کوئی ایسی جماعت تھی جو اس بات کی مدعی تھی کہ ہمیں خدا تعالےٰ مل گیا ہے۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ تھے۔ پس جس شخص کو اس کا محبوب مل جائے۔ اس کی عید بن جاتی ہے۔ غالب کہتا ہے اصل خوشی اس شخص کی ہے جس کے بازو پر اس کے محبوب نے سر رکھ دیا ہو۔ پس اصل خوشی اسی شخص کی ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کو دیکھا ہو اور اس سے باتیں کی ہوں"۔

عید منانے کی دوسری وجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان سے سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عید منانے کی دوسری وجہ جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ فردی ترقی کے علاوہ قومی ترقیات بھی اس قدر مل رہی ہوں کہ جدھر بھی قوم منہ کرے۔ کامیابیاں اور کامرانیاں اس کے قدم چومیں۔ صحابہ نے اتنی فتوحات حاصل کیں کہ جدھر بھی وہ منہ کرتے تھے۔ فتح و نصرت ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ جنات ہیں جدھر بھی منہ کرتے ہیں دنیا کو مطیع بناتے چلے جاتے ہیں۔ پہلی چیز روحانی اور فردی تھی۔ اور یہ مادی اور قومی تھی۔ جس کی وجہ سے صحابہ عید منانے کے مستحق تھے"۔

عید منانے کی تیسری وجہ حضور ایدہ اللہ نے یہ بتائی ہے۔

"تیسری وجہ عید منانے کی یہ ہوتی تھی کہ قومی اخلاق اس قدر بلند ہوں کہ لوگ کسی پر ظلم نہ کریں۔ اور ہر شخص یہ سمجھے کہ اس کے حقوق محفوظ ہیں۔ صحابہؓ اخلاقی لحاظ سے اتنے کمال پر تھے۔ کہ اس زمانہ میں ہر شخص کے حقوق محفوظ تھے۔ لیکن آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک پیسہ پر بازار میں جھگڑا ہو جاتا ہے"۔

الغرض ایک مسلمان کے لئے عید منانے کی تین وجوہات ہونی چاہئیں۔ اول یہ کہ اس کو خدا تعالےٰ مل جائے۔ دوم یہ کہ وہ ایسی قوم کا فرد ہو۔ جس نے بحیثیت قوم روحانیت میں اعلیٰ ترقی کی ہو۔ سوم یہ کہ ہمارے انفرادی اور اجتماعی اخلاق بہت بلند ہو چکے ہوں۔

اب ان تینوں باتوں کو پیش نظر رکھ کر موجودہ مسلمانوں کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے۔ کیا ان میں یہ تینوں یا تین میں سے دو بلکہ کم از کم ایک وصف بھی پایا جاتا ہے۔ اگر پایا جاتا ہے تو ہمارا عید منانا برحق ہے۔ اور ہم مستحق ہیں۔ کہ ہم عید منائیں لیکن اگر حالت دگرگوں ہو۔ تو ہماری عید خواہ کتنی تزک و احتشام سے منائی جائے قطعاً عید کہلانے کی مستحق نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی عید جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ہمیں اور بھی مردہ بناتی ہے۔

آخر میں ہم حضور کے خطبہ سے چند سطور درج ذیل کرتے ہیں جو ہمارے لئے تازیانہ عبرت ہیں۔ کاش ہم عبرت حاصل کر سکیں فتدبروا هذا۔

"جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جن کو خدا مل گیا ہو۔ جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جنہوں نے نہ صرف انفرادی اور روحانی ترقیات حاصل کی ہوں۔ اور جس طرف وہ منہ کرتے ہوں کامیابیاں اور فتوحات ان کے قدم چومتی ہوں جس قوم میں ایسے بلند اخلاق پائے جاتے ہوں کہ ان کے زمانہ میں کسی کو اپنا حق مارے جانے کا خیال بھی پیدا نہ ہو۔ وہ قوم مستحق ہے حقیقی عید منانے کی۔ وہ قوم مستحق ہے حقیقی خوشیاں منانے کی۔ کیا دنیا میں اب بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے عید مناتے تھے کہ آپ کا محبوب یعنے خدا تعالےٰ آپ کو مل گیا۔ اور مسلمان اس لئے عید مناتے تھے کہ ان کے آقا کی جائداد انہیں مل گئی۔ اور اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو گئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آج ایک مسلمان کیوں عید مناتا ہے کیا وہ اسلئے عید مناتا ہے کہ اس کے باپ دادا کی جائداد ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ کیا وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ اس کی اپنی روحانی جائداد ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ کیا وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ عدل و انصاف اس میں باقی نہیں رہا۔ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جس پر خوش ہو کر وہ عید مناتا ہے۔ کیا وہ نئے کپڑے بدلنے یا طرح طرح کے کھانے کھانے پر خوش ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عید پہلے زمانہ میں انعام تھی۔ لیکن اب تازیانہ ہے۔ اور ہر عید جو آتی ہے وہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ بولو تم عید کیوں منا رہے ہو۔ ہم بے شک ظاہر میں عید مناتے ہیں۔ لیکن اس کے موجبات اور محرکات ہم میں موجود نہیں۔ ہر مسلمان موت کے بعد زندگی کا قائل ہے۔ اور خواہ اس کا پورا یقین ہو یا نہ ہو۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اور وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہوں گے۔ اسے سوچنا چاہیئے کہ وہ آپ کی خدمت میں کونسا نذرانہ لے کر جائے گا۔ اور کونسا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کرے گا۔ آپ اس سے سوال کریں گے کہ میری قوم کی کیا حالت تھی۔ تو کیا وہ یہ جواب دے گا کہ یا رسول اللہ اسے تو دین کا کوئی فکر ہی نہیں اور اگر وہ یہ جواب دے گا۔ تو پھر آپ اس سے پوچھیں گے۔ کہ تم نے اس کے لئے کیا کیا۔ اس پر کیا وہ یہ جواب دے گا کہ میں تو اپنے بیوی بچوں کی فکر میں پڑا رہتا تھا مجھے قوم کا کیا پتہ ہے۔ کیا اس کے اس جواب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح خوش ہوگی۔ اور کیا آپ کی نگاہ میں اس کی کوئی عزت ہوگی"۔

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۵۹ء)

سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سلسلہ احمدیہ کے پرانے اخبارات اور رسائل علوم کا ایک بہت بڑا خزانہ ہیں۔ اس قیمتی ریکارڈ کا مرکزی لائبریری میں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ تاکہ علمائے سلسلہ اور تحقیق کرنے والے احباب اس سے مستفید ہو سکیں۔ لیکن افسوس کہ یہ قیمتی اور بیش قیمت ریکارڈ قیام پاکستان کے وقت قادیان ہی رہ گیا تھا۔ یہاں آکر اسے مکمل کرنے کی کوشش تو کی گئی۔ مگر تاحال اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ اگر مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل کے پرانے فائل کسی جماعت میں یا ذاتی طور پر کسی دوست کے پاس موجود ہوں۔ تو وہ مرکزی لائبریری کو عطا فرمائیں۔ اگر کوئی دوست یا جماعت ان اخبارات اور رسائل کے مکمل فائل یا ان کا کوئی حصہ بطور عطیہ مرحمت فرمائیں گے۔ تو ان فائلوں کو انہی کے نام پر ریکارڈ کیا جائے گا۔ تا ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ لیکن جو دوست بطور عطیہ نہ دینا چاہیں انہیں مناسب قیمت ادا کر دی جائے گی۔

اخبار الحکم قادیان۔ اخبار بدر قادیان۔ اخبار نور قادیان۔ اخبار فاروق قادیان۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان (اردو انگریزی)۔ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

(انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ ہوگا جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

سپین میں تبلیغِ اسلام

متعدد اصحاب کی مشن ہاؤس میں آمد۔ ملاقاتوں اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن سپین کی رپورٹ بابت ماہ فروری ۱۹۵۹ء
(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

چلی کے قونصل صاحب کو تبلیغ احمدیت

Sr. D. Carlos Sander
چلی کے قونصل ہیں۔ اور وہاں کے ایک اہم اور مشہور اخبار کے نامہ نگار بھی ہیں۔ ان کے قونصل نامزد ہونے پر خاکسار نے انہیں مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب میں مجھ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا چنانچہ وقت مقرر کر کے خاکسار نے ان سے ملاقات کی۔ انہیں احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے شوق سے اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے حاصل کی۔

مشن ہاؤس میں ملاقاتیوں کی آمد

اس ماہ ہر ہفتہ، اتوار کے روز آٹھ دس افراد نئے آئے۔ اور گہری دلچسپی سے اسلام کی تبلیغ کو سنا۔ بعض ان میں سے اسلام کی فلاسفی۔ اور اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے لے گئے۔ انگریزی میں "مسیح کشمیر میں" ٹریکٹ بھی تقسیم کیا اگرچہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہسپانوی لوگوں کو غیر زبان میں لٹریچر دیا جائے۔ مگر اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ ہسپانوی زبان میں ٹریکٹ وغیرہ شائع کرنے کی اجازت نہیں۔ آنے والوں میں ایک ریلوے کے افسر بھی تھے۔ جو اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے۔ آپ کیتھولک ہیں مگر ہر دو کتب پڑھ چکے ہیں۔ اور ہماری جماعت سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔ دو تین افراد نے گہری دلچسپی لینی شروع کر دی ہے اور سلسلہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اتوار کے روز ۶ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک یہ سلسلہ تبلیغ اور تبادلہ خیالات جاری رہتا ہے۔

دو ہسپانوی افراد کا قبول اسلام

ایک دوست جن کا نام الفونس ہے پادری بننے کے لئے تعلیم حاصل کرتے رہے بعد میں کیتھولک مذہب سے نفرت ہو گئی۔ اسلام کے متعلق پہلے سے دلچسپی تھی قرآن کریم بھی پڑھا۔ مسلمانوں کی عبادت کے طریق اور رسم و رواج سے بہت متاثر ہوئے۔ سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر بیعت کا فارم پر کر دیا ہے۔ خاکسار نے ان کا اسلامی نام ناصر احمد رکھا ہے۔ ۵۰ روپے ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب روزانہ نماز کا سبق لیتے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک دوست جن کے آباؤ اجداد غرناطہ کے رہنے والے ہیں۔ مشن ہاؤس میں تشریف لائے ان کے ہاتھ میں ایک پوٹلی سی تھی۔ جس میں قرآن کریم باندھا ہوا تھا۔ کہنے لگے خدا تعالیٰ نے میری فریاد سن لی۔ مجھے حق سے آشنا کیا۔ اور آج اسلامی مشن میں آنے کی توفیق ملی "میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس اور مکمل کلام ہے۔" اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ دو تین روز باقاعدہ آتے رہے بیعت کرنے پر اصرار کیا اور کہا کہ میں گاؤں واپس جانا چاہتا ہوں۔ میرا باپ اچھا خاصا زمیندار ہے مگر میرے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس نے مجھے عاق کر دیا ہوا ہے بذریعہ خط و کتابت مزید اسلامی معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں استقامت بخشے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ایک فیملی کے گھر جا کر تبلیغ

ایک پروفیسر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے گھر پر مجھے چائے پر مدعو کیا۔ اپنے ایک لڑکے کو انگلینڈ میں اعلیٰ تعلیم دلوا رہے ہیں وہ بھی میڈرڈ آئے ہوئے تھے۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ چکے ہیں۔ رات کے بارہ بجے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

وفات مسیح۔ نکاح کا مسئلہ۔ تردید الوہیت مسیح وغیرہ مسائل بیان کئے۔ انہوں نے مشن ہاؤس میں آنے کا وعدہ کیا۔

پانچ ڈاکٹروں کو تبلیغ

ایک موقعہ پر پانچ چھ ڈاکٹروں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی۔ اور "مسیح کشمیر میں" نئی دریافت بتائی۔ انہوں نے مشن ہاؤس میں آنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح ایک اور ڈاکٹر صاحب کو دو کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ اور تبلیغ کی انہوں نے بھی مشن ہاؤس میں آنے کا وعدہ کیا۔

میں نے اب نیا فلیٹ لیا ہے سامنے کے فلیٹ والوں کو بھی تبلیغ کی۔ انہوں نے اسلام کا اقتصادی نظام خریدا۔ روم کے فلیٹ میں بھی تبلیغ کی۔ اور کتاب مطالعہ کے لئے دی انہوں نے مزید باتیں سننے کا شوق ظاہر کیا۔ کئی ایک احباب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ایک روز تین بھائیوں اور ایک وکیل صاحب نے احمدیت کے متعلق دلچسپی سے سنا۔ اور ایک ان میں اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے لے گئے۔ نومسلم دوست اپنے بھائی کو بھی مشن ہاؤس میں لائے وہ بھی گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

تبلیغ کے متفرق مواقع

ایک روز ایک پارک میں دو خواتین کو تبلیغ کی۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ایک سنٹر میں چار افراد کو تبلیغ کی اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ایک روز ٹرام میں تبلیغ کا موقعہ نکل آیا۔ اور لوگوں میں ملاقاتی کارڈ تقسیم کئے۔ ایک روز ایک نوجوان آئے۔ انہیں تبلیغ کی۔ ایک روز دو بھائی مشن ہاؤس میں آئے۔ اور اگلے روز اپنے ایک دوست کو ساتھ لے کر آئے ان سب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک اعلیٰ حاکم کو خط لکھا اور کتاب اسلام کا اقتصادی نظام بھجوائی۔

ایک دوست کا دلچسپ خط

ایک دوست زیر تبلیغ ہیں۔ آخری خط میں لکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی سچائی کا مجھے پورا یقین ہو چکا ہے۔ اور اس کا بھی مجھے پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خود دنیا کے ہدایت کے سامان پیدا کرے گا۔ ورنہ دنیا انتہائی خود

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کی تفسیر!

مما رزقناھم ینفقون یعنی جو کچھ دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں عام لوگ رزق سے مراد اشیاء خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے جو کچھ قویٰ کو دیا جاوے وہ بھی رزق ہے۔ علوم و فنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو۔ سب رزق ہے۔

رزق میں حکومت بھی شامل ہے اور اخلاق فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔ علم کا دینا تو ظاہر ہی ہے۔ یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا۔ بلکہ وہ بھی بخیل ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس خیال سے اپنے علوم و فنون سے کسی کو واقف نہ کرنا۔ کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا۔ تو ہماری بیقدری ہو جاوے گی۔ یا آمدنی میں فرق آجائے گا۔ شرک ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم و فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے۔ کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں۔ اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے۔ کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں بلکہ شجاعت، مروت، عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں۔ دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں۔ ان کا برمحل استعمال کرنا ہی ان کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقع مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶-۱۷ الم)

پر گمراہ ہو چکی ہے۔ یہ ہسپانوی زبان میں قرآن کریم طلب کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ حکومت کی طرف سے اس ملک میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کی بالکل اجازت نہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں ہدایت دے آمین۔ اللھم آمین

اسی طرح اور بھی متعدد تبلیغی خطوط لکھے۔ بعض خواتین کو میری اہلیہ نے بھی تبلیغ کی انشاء اللہ اپنے فضل سے جلد اس ملک میں تبلیغی مشکلات کو دور فرمائے۔ اپنے فضل سے اس ملک میں مذہبی آزادی کے سامان بہم پہنچائے۔ اور اس قوم کو بھی سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل شدہ آسمانی ہدایت سے حصہ دے۔ اللہ تعالےٰ کی توحید کا ان کو پتہ لگ جائے۔ اور یہ اسلام کی سچائی کے نور سے منور ہوں۔

آمین۔ اللھم آمین

اُذکُروا موتاکُم بالخیر

(از مکرم صوفی عبد الرحیم صاحب لدھیانوی ۔ کراچی)

بابا امام الدین صاحب مرحوم جن کے دادا ولی مزا شاہ نزد مہر ضلع دادو سندھ کے ایک مشہور زمیندار تھے۔ ایک درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ نے ۲۸ر فروری ۱۹۵۹ء بوقت پونے آٹھ بجے شب کراچی میں بمرض دمہ انتقال فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۷۰ سال تھی مگر طبیعت مستعد اور نماز روزہ کی پابندی کا بڑا خیال رکھتے تھے ۱۹۲۴ء میں انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ نہ صرف نماز روزہ کی بہت پابندی کرتے شہر دادو میں ہر دلعزیز تھے۔ جب کبھی گھر سے نکلتے ہر شخص کو خود سلام کہتے۔ کتب بینی کا آخر دم تک شوق رکھتے رہے۔ ایک مرتبہ کوٹری سے مجھے رات کی گاڑی سے دادو پہنچنے کا اتفاق ہوا تو "تذکرہ" کا مطالعہ کر رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پڑھ رہا ہوں۔ موصی تھے۔ ہر تحریک اور مقامی چندوں میں باقاعدگی اختیار کرتے دادو سے کراچی جب آئے تو اپنے لڑکے عبد المنان خالد بی۔ اے ایل ایل۔ بی کے پاس بغرض علاج آگئے۔

عبد المنان خالد بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بعض چندہ جات ۱۹۶۱ء تک کے ادا کر چکے ہیں۔ مثلاً چندہ جلسہ سالانہ حصہ آمد وغیرہ اپنی وفات سے پہلے خود ادا کر آئے ہیں۔ لوکل فنڈ، تحریک جدید، تحریک خاص وغیرہ سب میں برابر حصہ لیتے رہے۔ وقف جدید، کشمیر فنڈ، چندہ وصیت باقاعدہ دیتے۔ ۳ شادیاں کیں اس وقت مرحوم کے دو لڑکے اور ایک لڑکی بقید حیات ہیں۔

مرحوم کو مرض دمہ کی شکایت تھی۔ کچھ عرصہ سے جو بھی خط دادو سے لکھتے۔ اس پر "از سرائے فانی۔ دادو" ضرور لکھتے۔ اور بار بار دوران حیات میں اپنی وفات کا اشارہ کرتے۔ قبل از وفات اپنے لڑکے عبد الحنان کو جو کراچی سے جا کر دادو سے لایا تھا کا ہاتھ اپنے بڑے بیٹے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے عبد الحنان کو وصیت کی کہ "اب بڑے بھائی کو ہی باپ کی جگہ سمجھنا"۔ سادگی کا یہ حال تھا کہ جب کراچی میں اپنے بیٹے بہو کے پاس آئے تو انکی بہو جو لدھیانہ کے ایک سید شیعہ گھرانہ کی ہیں۔ کو نیا پلنگ لانے سے منع کیا۔ اور کہا کہ بیٹیا! میں زمین پر ہی لیٹوں گا۔ مگر ان کے اصرار پہ بالآخر وہ خاموش ہو گئے۔

جب ان کے بیٹے اور بہو نے کمال محبت سے علاج کرانا چاہا تو کہنے لگے کہ "تم لوگ میرا علاج نہ کرو دیں تو اب چند گھنٹوں کا مہمان ہوں" اور کہا کہ "ہم تو اب جانے ہی والے ہیں"۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد بابا جی کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اور بمورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۵۹ء بوقت شام آٹھ بجے اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کو جو پاس پاس تھے اطلاع کر دی گئی۔ اور جماعت کراچی کے مبلغ مولوی عبد المالک صاحب بھی تشریف لے آئے۔ مگر مرحوم کی نماز جنازہ ایک پرانے صحابی رض حضرت مسیح موعودؑ نے پڑھائی۔ اور مرحوم کی نعش بطور امانت اپنے مقامی قبرستان میں دفن کر دی گئی۔ جو انشاء اللہ آئندہ جلسہ سالانہ تک ربوہ لانے کا ان کے پسماندگان کا خیال ہے۔ مرحوم میں اور بھی بہت خوبیاں تھیں۔ بیحد مہمان نواز اور منکسر طبیعت کے تھے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان کو دلی محبت تھی۔ خلافت سے بہت اخلاص رکھتے رہے۔ حضرت اقدسؑ و دیگر بزرگان سلسلہ سے درخواست دعائے مغفرت ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو درجات اخروی سے نوازے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ مرحوم بیحد خوبیوں کے مالک تھے۔ اللھم اغفر لہٗ۔

مرکز کی بد اخلاقیوں اور بے دینیوں سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس میں کسی قسم کے فسق و جدال کی اجازت نہیں دی جائے گی اور یہاں بسنے والے کے لئے نماز با جماعت کی پابندی ضروری ہوگی اور سال میں ایک مہینہ تبلیغ کے لئے دینا ہوگا۔ اور اپنے ظاہری شعار کو اسلام کے مطابق رکھنا ہوگا"

(مکتوبات اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۸۹، ۹۰)

(باقی صفحہ پر)

ربوہ کن اغراض و مقاصد کے پیش نظر بسایا گیا؟

(از مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم)

اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ کے خانہ کعبہ کو آباد کرنے کا ذکر یوں فرمایا ہے:۔

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل ط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ○ ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک و ارنا مناسکنا وتب علینا ج انک انت التواب الرحیم ○ ط

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

(اور اس وقت جب ابراہیمؑ اس گھر (خانہ کعبہ) کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ اسماعیلؑ بھی تھے ——— (وہ ایک دعا کرتے تھے) اور کہتے تھے اے ہمارے رب! ہماری اس دعا کو قبول فرما۔ یقیناً تو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اور ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں۔ کہ ہم دونوں کو بھی فرمانبردار بنا لے نیز ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے مناسب حال عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل سے توجہ فرما یقیناً تو بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کی اس کا ذکر ایک دوسرے مقام پر یوں آیا ہے:۔

واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امناً واجنبنی و بنیّ ان نعبد الاصنام۔

(ابراہیم ع ۵)

اس وقت ابراہیمؑ نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودانِ باطلہ کی پرستش کریں۔"

پھر عرض کیا:۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون ○ ط

(ابراہیم آیت ۳۸)

اے ہمارے ربّ! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔

اے ہمارے ربّ! (میں نے ایسا اس لئے کیا ہے) تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دینا رہ۔ تا وہ ہمیشہ تیرا شکریہ کرتے رہیں۔"

ربوہ کی بنیاد رکھتے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اتباع کرتے ہوئے یہی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ دینی اغراض کے لئے ایک بستی بسانے کے سلسلے میں یہ بہترین دعائیں ہیں۔ جو کی جا سکتی تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مکتوب گرامی ——— مکتوبات اصحاب احمد میں شائع ہوا ہے جو ان دعاؤں اور تضرعات کا آئینہ دار ہے جو حضور ایدہ اللہ نے ربوہ کو آباد کرتے وقت اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کی تھیں۔ ہم تمام اہلیان ربوہ کو خصوصاً اور تمام احمدیوں کو عموماً اس مکتوب کی ہر سطر پر گہرا غور کر کے اپنے اعمال کو اس سانچے میں ڈھالنا چاہیئے جس کا تقاضا حضور کی یہ دعائیں کرتی ہیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۲۰ر اپریل ۴۹ء کو اپنے مکتوب بنام امیر جماعت قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

"الحمد للہ کہ ربوہ کا پہلا سالانہ جلسہ بخیر و برکت اختتام کو پہنچا۔ حضرت صاحب نے ۱۵ر اپریل ۱۹۴۹ء بروز جمعہ سوا نو بجے کے قریب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور ان دعاؤں کی تشریح فرمائی۔ جو خانہ کعبہ اور مکہ کی آبادی کے وقت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کی تھیں۔ اور پھر سب حاضرین سے کہا کہ وہ یہ دعائیں حضور کیساتھ ساتھ دہراتے جائیں۔ یہ بہت رقت کا نظارہ تھا۔ اور اکثر دوست بے قرار ہو کر رو رہے تھے کیونکہ ایک طرف قادیان کی یاد تھی اور دوسری طرف ربوہ کی آبادی کی امیدیں دل میں موجزن تھیں۔

تقریر کے اختتام پر حضرت صاحب نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی اور پھر فرمایا کہ اب میں سجدہ میں جا کر دعا کرتا ہوں۔ دوست بھی میرے ساتھ سجدہ کر کے دعا کریں۔ سجدہ کی دعائیں بھی انتہائی رقت کا عالم تھا۔

دوسرے دن ساڑھے چار بجے شام کے قریب حضرت صاحب کی پہلی تقریر تھی۔ اس میں ربوہ کے مرکز کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس مرکز کو ہم ہر قسم کی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ایک عظیم الشان کرامت کا ظہور

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب دسابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

نیز لکھا:۔
"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی ..."
"مرزا صاحب اس اشتہار میں جو کچھ احقر نے عرض کیا ہے۔ حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ اور اس کے حکم سے کسی کو گریز نہیں۔ کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے۔ پس آپ اور آپ کے معاونین اس معروضہ کو پڑھ کر رنجیدہ دل اور کبیدہ خاطر نہ ہوں المأمور معذور"
(اشتہار لیکھرام مورخہ ۸ مارچ ۱۸۸۶ء)

نیز لکھا:۔
"ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے۔"
(تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۳۰۱)

لیکھرام کی اس پیشگوئی کا کیا حشر ہوا؟ دُنیا گواہ ہے۔ کہ جھوٹی نکلی! نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرت مارچ ۱۸۸۹ء تک کم ہوئی نہ آپ کی ذریت منقطع ہوئی۔ بلکہ پسر موعود ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا۔ اور اس سال آپ کو بیعت لینے کا حکم ہوا۔ اور دعویٰ مسیحیت و مہدویت نے آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دئے۔ اور آپ کی شہرت ساری دُنیا میں پھیلی۔ اور خدا کے نام پر جھوٹی پیشگوئی کرنے والے کو روسیاہ کر دیا۔

بایں ہمہ لیکھرام اس عرصہ دراز میں چپ نہیں ہوا۔ اس کی شوخی بڑھتی گئی۔ جیسا کہ اس کے اس "خطاب بمرزا" سے ظاہر ہے جس میں وہ قرآن کریم کی شان میں توہین کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

مرزا کیوں مبتلا ہے قرآن کا
تجھ کو سودا ہوا ہے قرآن کا
تو اسی پر گھمنڈ کرتا تھا
دیکھو فو ٹو کھچا ہے قرآن کا
خانی اشیاء کی کھائی ہیں قسمیں
اعتبار اُٹھ گیا ہے قرآن کا
وہم سے نکل اے غلام احمد
کیوں بھروسہ رکھا ہے قرآن کا
(تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۳-۲۶۲)

اپنی سہ سالہ پیشگوئی کی رو سے جھوٹا ثابت ہو چکا تھا۔ اور اس نے ۱۸۸۶ء میں پھر دوسری پیشگوئی کر دی کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر (نعوذ باللہ) ہیضہ سے مر جائیں گے۔ اور ان کا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ مگر وہ اس کے باوجود زبان مانگے چلا جاتا تھا۔ سو دس برس اس نے ۱۸۸۴ء میں اپنی نوکری سے استعفا دیکر اپنے آپ کو آریہ قوم کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اور پنجاب میں جگہ بجگہ تقریریں کر کے اور مضامین لکھکر اپنی قوم پر اپنا سکہ بٹھا لیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اپنا نصب العین بنا لیا تھا اس لئے اس کی قوم اس کی اس تکذیب سے خوش تھی۔ اور اس کی ہمنوا بن گئی تھی۔

اس آٹھ سال کے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آستانہ الٰہی پر شب و روز گرے رہے۔ کہ لیکھرام کے لئے کوئی ایسا نشان دکھلایا جائے۔ جس میں دن اور سال بتلا دیا جائے

آٹھ سال متواتر دعائیں کرنا۔ اور جناب الٰہی میں فریاد کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ خدا تعالیٰ غنی و بے نیاز ہے۔ وہ کسی کا تابع یا خادم نہیں بلکہ مالک الملک ہے۔ اسلئے اسے کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا۔ بندہ کی التجاء ہے۔ چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

مگر ایک بندہ کا آٹھ سال تک کسی کام کے لئے دعا کرنا بھی ایک بہت بڑی استقامت ہے۔ کون ہے۔ جو آٹھ سال تک متواتر کسی کام کے لئے خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرا رہے؟ اور جس کام کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں عجز و نیاز کر رہا ہو۔ وہ کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے خود اس کی ذات کو یا اس کی اولاد کو یا اس کے قریبی رشتہ داروں کو کوئی جسمانی یا مالی فائدہ پہنچتا ہو! ہاں۔ اس سے صرف خدا تعالیٰ کی خدائی اور قدرت اور اس کے رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اس کے دین اسلام کی سچائی ثابت کرنا مقصود ہو۔ وبس!!

اس قدر عظیم الشان استقامت دکھلانا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی کام تھا۔ کوئی عام انسان اس قدر خارق عادت استقامت دکھلا نہیں سکتا!

آخر آٹھ سال کے بعد ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء کا دن آگیا۔ جس میں آپ نے اعلان فرمایا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عجب نوریست در جان محمد
عجب لعلیست در کان محمد
ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبان محمد
. . . .
الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

[illegible]
بجو در آل و اعوان محمد
الا اے منکر از شان محمد
ہم از نور نمایان محمد
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندر من مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں سو اس اشتہار کے بعد اندر من نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو۔ شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اسکی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عجل جسد لہ خوار
لہ نصب و عذاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔

اور اس کے بعد آج جو ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں۔ کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے"۔

پھر مزید فرمایا:۔

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر۔ آج جو ۲ راپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ء ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا۔ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی میں اسکو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہی چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں۔ اور یہ یکشنبہ کا دن چار بجے صبح کا وقت تھا ــــ فالحمد للہ علی ذالک"۔ (برکات الدعاء ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

اس کے بعد صفر ۱۳۱۱ھ میں آپ نے اس کی مزید تشریح فرمائی:۔

وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب
(کرامات الصادقین صفحہ ۵۲)

ان سب تشریحات کا ماحصل یہ تھا کہ لیکھرام ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے عرصہ کے اندر اندر عید کے دوسرے روز گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا اور یکشنبہ (یعنی اتوار) کے روز صبح کے وقت اس کی موت واقع ہوگی۔

یہ وہ پیشگوئی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمائی۔ آریوں کا نمائندہ پنڈت لیکھرام اس پیشگوئی کے مطابق ۶ رمارچ ۱۸۹۷ء کو عید الفطر کے دوسرے روز بروز شنبہ لاہور شہر میں کسی خدائی فرشتہ کی چھری سے کاٹا گیا۔ پھر ڈاکٹروں کی چھریوں نے اسے کاٹا۔ اور یکشنبہ کے روز صبح کے وقت اس جہان سے خدا کے شدید عذاب سے ہلاک ہو کر آگ میں جلایا گیا اور اس کی راکھ کو گوسالہ سامری کی طرح دریا میں ڈال کر اس کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا گیا اور خدا تعالےٰ کا فرمان "عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب و عذاب" حرف بحرف پورا ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کرامت ایسے طور پر دنیا میں ظاہر ہوئی کہ سب کے دل اس ہیبت ناک قہری نشان سے ڈر گئے اور دشمنان اسلام کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ اور اسلام کا خدا ایک زندہ خدا اور قرآن خدا کی کتاب اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ثابت ہوئے اور آریہ مذہب اسلام کے سامنے مغلوب ہوا اور اسلام کی سچائی سب دنیا پر ثابت ہوئی۔ اور اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا"

حصہ آمد کے بقایا دار احباب توجہ فرمائیں!

یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں تا کہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء تک صاف ہے۔ مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں۔ اس لئے اس کیفیت کو بھی وہ خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا۔ یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے۔ اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں۔ نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ اصحاب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے۔ ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرنے سے پہلے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا جب انہوں نے وصیت لکھی تھی اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور عہد سے توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہیئے کہ ایسے دوست ۳۰ اپریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تا کہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کا کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

آٹھ سے دس سال تک کی بچیوں کے لئے اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان مقرر کیا گیا ہے اور دس سے پندرہ سال کی لڑکیوں کے لئے اسلام کی دوسری کتاب مقرر کی جاتی ہے۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ مئی کے پہلے ہفتے میں امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری گذارش

خاکسار کو ایک ادبی رسالہ کے لئے "پنجابی کے احمدی شعراء" کے عنوان پر مضامین لکھنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں احباب خاکسار کو احمدی پنجابی شعراء کے سوانحی حالات اور ان کی تصنیفات سے متعلق جو بھی معلومات بہم پہنچا سکیں گے۔ ممنون ہوں گا۔

ضروری نوٹ:۔ سوانحی حالات کا مختصر اور ضروری کوائف پر مشتمل ہونا اور کلام کا نمونہ ادبی لحاظ سے انکے بہترین تصنیفات کا حصہ ہونا ضروری ہے۔

(مقبول احمد گیانی دفتر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع:۔ سید فخر الاسلام صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت ٹانڈیانوالہ ایک طویل عرصہ کے لئے یہاں سے رہائش ترک کر کے کوئٹہ جا چکے ہیں۔ اب لئے مقامی جماعت کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت عاجز سے کیا کریں۔ شیخ عبد الرحمٰن نائب تحصیلدار ریٹائرڈ ڈاکخانہ ٹانڈیانوالہ منڈی۔ ضلع لائلپور۔

زکوٰۃ اور تاجر احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ...... الخ کی تفسیر میں اس تاجر کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاّں کے ہاتھ فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۳۹) (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ جو صحابیہ ہیں ان دنوں سخت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد حرم گیٹ ملتان)

(۲) مکرم بھائی احمد الدین صاحب ڈھوک رتہ عرصہ سے عارضہ دل بیمار ہیں۔ دن بدن ان کی تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عالم۔ ڈھوک رتہ)

(۳) میرے لڑکے عزیز عبد الحمید نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد الشکور قریشی) مکان نمبر ۱۲۔ رام گلی نمبر ۳ لاہور)

(۴) میرا لڑکا محمد اسلم ایک بیماری میں مبتلا ہے۔ علاج وغیرہ بہت کئے گئے ہیں مگر صحت نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (والدہ محمد اسلم کھاریاں ضلع گجرات)

(۵) مجھ پر ایک مقدمہ سنگین نوعیت کا دائر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم باعزت بریت عطا فرمائے۔ (مسز الیس کے اوپل لیڈی مبلغہ وڈیرا نارووال)

(۶) میرے والد بزرگوار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کو بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو پریشانیوں سے نجات دے اور ان کو صحت عطا فرمائے۔ (لئیق احمد چغتائی راولپنڈی)

(۷) میرے والد بزرگوار حاجی سلطان احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارنگ کئی سال سے بوجہ خرابی معدہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد حنیف احمدی سکنہ نارنگ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ)

(۸) میری بھانجی مریم بی بی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (شاہ نواز خاں احمدی رام پورہ ضلع سیالکوٹ)

(۹) میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ لہٰذا تمام مخلصین جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (محمد الطاف حسین)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا انتخاب

دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کی روشنی میں تمام زعماء۔ زعماء اعلیٰ اور ناظمین انصار ضلع کو فرداً فرداً انتخاب کے لئے چٹھیاں تحریر کی جا چکی ہیں۔ اور الفضل میں بھی کئی بار اعلان ہو چکا ہے مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے نئے انتخاب کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

تمام متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر/صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کر منظوری کے لئے نام امیر/صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ یا ان کا نیا انتخاب ہوا ہے ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ کو اطلاع کردے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۶۸ میں مختار بیگم زوجہ فضل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائیداد میرا حق مہر ایکصد روپیہ ہے جو میرے خاوند فضل احمد صاحب کے ذمہ ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی جسقدر رقم میں زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں وہ میری جائیداد میں سے وفات کے بعد منہا کردی جائیگی نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
الامۃ مختار بیگم زوجہ فضل احمد دارالرحمت غربی ربوہ ۵۹-۳-۱۶
گواہ شد فضل احمد خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد محمد سعید پنشنر صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

نمبر ۱۵۲۶۹ میں نعمت بی بی زوجہ سلطان علی قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دھوریہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ سنہ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
(۱) حق مہر مبلغ ۳۲ بتیس روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں (۲) اراضی ۲ ۱/۲ تخمیناً بیس ۲۰ کنال واقع رقبہ موضع دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے جسکی قیمت موجودہ وقت میں تین ہزار ۳۰۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔
اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد موجود ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
راقم الحروف غلام احمد پسر موصیہ بمقام و ڈاکخانہ دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔
الامۃ: نشان انگوٹھا: نعمت بی بی۔
گواہ شد: سلطان علی خاوند موصیہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۷۱ میں ناجور سلطانہ زوجہ ڈاکٹر احمد علی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت جمعہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء ساکن لاہور مکان ۱۱۵۲ ۴ متصل اعظم مارکیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے زیورات حسب ذیل ہیں۔ مالا زرد اکر سونے کی ڈلی وزنی ساڑھے سات تولے مالیتی ۵۰۰/۔ روپیہ ایک جوڑی ڈنڈی جھمکی طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی اڑھائی سو روپیہ۔ کانوں کے طلائی کوکے قیمتی ۲۵/۔ انگشتری طلائی وزنی تین ماشہ مالیتی ۲۵/۔ روپے سلائی کی پرانی مشین سنگر ایک عدد مالیتی ۱۰۰/۔ سو روپیہ پانچ سو روپیہ مہر بذمہ خاوند۔ علاوہ ازیں میری ذاتی آمد اندازاً ۳۰ تیس روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی کل مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ مجموعی جائیداد کی قیمت معہ مہر ایک ہزار چھ سو پچاس روپے ہے۔
دستخط موصیہ ناجور سلطانہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۵۹ء
دستخط خاوند موصیہ ڈاکٹر احمد علی احمدی عفی عنہ مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لاہور ۱۰ مارچ سنہ ۵۹ء۔
گواہ شد: محمد ابراہیم بقلم خود صدر حلقہ دہلی گیٹ۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور۔
گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۱۰ مارچ سنہ ۵۹ء۔

درخواست دعا: مکرم شیخ نذیر احمد فیض صاحب دارالرحمت وسطی کچھ عرصہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کی جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمائیں
خاکسار مرزا منیر احمد ربوہ

نمبر ۱۴۹۷۷ میں سرداراں بی بی۔ زوجہ چوہدری غلام نادر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۸-۱-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائیداد حق مہر مبلغ ۳۲/۔ روپے وصول شدہ اور زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۵۰/۔ روپے۔ اس کے علاوہ ایک گھماؤں زمین واقع چک ۳۷/۱۲-L تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں والد صاحب کے ترکہ سے ملی ہوئی ہے میں اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا سرداراں بی بی زوجہ غلام نادر صاحب
گواہ شد غلام نادر بقلم خود خاوند موصیہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ
گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۵۱۴۸ میں مستری محمد اسمٰعیل ولد نواب دین قوم احمدی پیشہ ترکھانہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن محلہ ب۔ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۸-۱۱-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان کچا واقع محلہ ب ربوہ میں ہے جو پانچ مرلہ زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۱۰۰۰/۔ روپیہ ہے دس مرلے زمین برائے دوکان واقع محلہ دارالیمن ربوہ جس کے ۱/۴ حصہ کا حصہ دار ہوں۔ اس کی کل قیمت ۷۵۰/۔ روپے ہے۔ میرے حصے کی زمین کی قیمت ۱۸۷ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مجھے بصورت کاروبار ۶۰/۔ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی کل جائیداد مالیتی ۱۱۸۷/۔ روپے اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی مزید جائیداد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد محمد اسمٰعیل ولد نواب دین محلہ ب ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: سعید احمد پسر محمد اسماعیل حلقہ ب ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: عبد الرحمٰن بی اے۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۴۱ میں غلام اللہ ولد غلام محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد تنخواہ معہ الاؤنس کل ایک سو پچیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء
العبد غلام اللہ خاں ولد غلام محمد خاں بقلم خود۔ حال سکنہ لالہ موسیٰ۔
گواہ شد: غلام احمد بدوملہی مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ گجرات حال لالہ موسیٰ۔
گواہ شد۔ حاجی اللہ دتہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ

نمبر ۱۵۲۵۵ میں نعمت بی بی زوجہ غلام اللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائیداد زیور بالیاں طلائی قیمتی ایک سو روپیہ اور حق مہر ۳۲/۸ روپے ہے جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ المرقوم ۱۵ فروری سنہ ۱۹۵۹ء۔
بالیاں طلائی قریباً ایک تولہ کی ہیں
الامۃ نعمت بی بی۔
گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل بدوملہی مربی سلسلہ احمدیہ حال لالہ موسیٰ
گواہ شد حاجی اللہ دتا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

بھارتی تباہ شدہ طیارے کے دونوں ہوا باز دہلی پہنچا دئیے گئے

انہیں بھارت بھیجنے سے پیشتر ان کی ٹانگوں پر پلاسٹر چڑھا دیا گیا تھا

نئی دہلی ۱۳ر اپریل۔ گذشتہ جمعہ کو پاکستان نے راولپنڈی کے قریب بھارتی فضائیہ کا جو کینبرا جیٹ بمبار مار گرایا تھا۔ اس کے عملے کے دونوں ارکان۔ سکواڈرن لیڈر جے سی سین گپتا اور فلائٹ لفٹیننٹ رام پال صبح دہلی پہنچ گئے۔

ان افسروں کو فضائیہ کا ایک طیارہ لاہور سے دہلی لے آیا۔ یہ طیارہ کل شام لاہور بھیجا گیا تھا۔ راولپنڈی سے پاکستانی فضائیہ کے ایک طیارے میں انہیں لاہور پہنچایا گیا تھا۔ بھارتی فوج کا ایک ڈاکٹر جو دہلی سے راولپنڈی پہنچا تھا۔ ان کے ساتھ گیا ہے۔

دونوں بھارتی ہوا بازوں نے جلتے ہوئے طیارے سے پیراشوٹ کے ذریعے کود کر جانیں بچائی تھیں۔ لیکن زمین پر گرنے سے ان کی ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں وہ راولپنڈی کے نواح میں ڈمیال کے قریب اترے تھے اور اس کے فوراً بعد انہیں علاج کے لئے راولپنڈی کے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں پہنچا دیا گیا تھا۔ آج جب وہ دہلی جانے کے لئے طیارے میں سوار ہوئے تو ان کی ٹانگوں پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا۔

یہ بھارتی طیارہ ان دو طیاروں میں سے ایک تھا جو بھارت نے پاکستان کے فوجی اڈوں کی تصویریں لینے کے لئے عید کے دن بھیجے تھے ان میں سے ایک طیارہ بچ کر واپس چلا گیا تھا۔ یاد رہے سکواڈرن لیڈر سین گپتا نے تحریری طور پر اعتراف کیا تھا کہ اسے فوٹو لینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور اس نے بعض پاکستانی فوجی اڈوں کے فوٹو لئے بھی ہیں۔ اس نے ان اڈوں کے نام بھی لکھ دئے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کیلئے

ضروری اعلان

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ ۱۳ر اپریل ۵۹ء سے باقاعدہ کھل گیا ہے۔ احباب اپنے بچوں کو جلدی بھجوائیں۔ سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۱۶ر اپریل بروز جمعرات بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر منعقد ہو رہا ہے نظارت تعلیم کے ماتحت دینیات کا امتحان پاس کرنے والے میٹرک کے طلباء خواجہ منظور احمد صاحب کو اس روز ۱۲ بجے دوپہر تک اپنے اس ارادہ کی اطلاع دیدیں کہ وہ جلسہ میں شریک ہو کر اپنی سند خود وصول کریں گے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا نواسہ محمد ادریس ابن شیخ محمد یوسف صاحب چینی بعمر تین سال ۲۶ مارچ سے بعارضہ گردن توڑ بخار بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ منہ کے ذریعہ غذا نہیں جا رہی۔ ناک کے راستے نالی کے ذریعہ غذا پہنچائی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ملک فضل احمد پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ)

۲۔ میرے بڑے بھتیجے عزیزم محمود احمد ابن عبد الغفار صاحب کو ۵۹-۴-۱۳ ایک باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے اس کی والدہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الستار آرہ مشین ربوہ)

پاکستان کو بیس لاکھ ڈالر قرضہ

واشنگٹن ۱۳ر اپریل۔ اقتصادی ترقیات کے فنڈ نے پاکستان کو بیس لاکھ ڈالر قرض دینے کا اعلان کیا۔ پاکستان کے لئے جو قرض دیا گیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سوئی گیس ٹرانسمشن کمپنی اپنے منصوبے مکمل کر سکے۔

ہیگ، لنڈن، زیورک اور ہیمبرگ کے احمدی مشنوں میں عید الفطر کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

نماز عید اور نماز جمعہ میں جرمنی کے مسلم احباب کے علاوہ جنوبی افریقہ، پاکستان، بھارت اور متعدد دیگر ممالک کے مسلم احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد میں دعوتِ طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں جملہ مہمان شریک ہوئے۔ پریس کے نمائندے بھی بھاری تعداد میں آئے ہوتے تھے۔ انہوں نے تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔

ربوہ کن اغراض و مقاصد کے پیش نظر بسایا گیا

(بقیہ صہ ۴)

یہ حضرت میاں صاحب موصوف کے ایک طویل مکتوب کا ایک مختصر سا اقتباس ہے جس میں ربوہ کے پہلے جلسہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے مبارک خلیفہ کے قائم کردہ اس مرکز کو فسق و جدال سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کلیتاً پاک و صاف رکھے اور مخلص اور نیک لوگ یہاں بستے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کے فضل اور اس کے انعامات کی بارشیں نازل ہوتی رہیں۔ آمین اللھم آمین۔